بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

خلافت جوبلی نمبر

مصباح

قادیان

احمدی خواتین کا
مذہبی علمی اور ادبی
ماہوار رسالہ

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی مہینہ کی

پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۱۴ نمبر ۱

ایڈیٹر
محمد یعقوب مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ سالانہ دو روپے
بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء

زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ باد اے حاملِ بارِ خلافت زندہ باد   زندہ باد اے رہنمائے جادۂ بزمِ معاد
زندہ باد اے شمعِ ایمان و یقین و اعتقاد   زندہ باد اے ناخدائے کشتئ اہلِ مراد

زندہ باد اے میرزا محمود احمدؐ زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

حسن و احساں میں نظیرِ حضرتِ احمدؑ ہے تُو   معرفت میں ہمصفیرِ حضرتِ احمدؑ ہے تُو
اے شہِ عرفاں وزیرِ حضرتِ احمدؑ ہے تُو   شور برپا ہے بشیرِ حضرتِ احمدؑ ہے تُو

زندہ باد اے میرزا محمود احمدؐ زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

تیرے حق میں ہے یہ قولِ صاحبِ عرشِ بلند   مصلحِ موعود و فرزندِ گرامی ارجمند
لاکھ فتنے ہوں نہ پہنچا ہے نہ پہونچیگا گزند   اہلِ باطن سن رہے ہیں یہ صدائے دلپسند

زندہ باد اے میرزا محمود احمدؐ زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

تیری مدحت میں شہِ عالی نسب والاحسب   کشفِ باطن سے مزین ہو کے ابدالِ عرب
اسمہٗ محمود تک فرما گئے ابنِ عقبؓ   مرحبا صلِّ علیٰ اے یادگارِ فضلِ رب

زندہ باد اے میرزا محمود احمدؐ زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

اے اولوالعزمِ جہاں اے بیکسوں کے چارہ ساز   تُو نے قائم کر دیا پھر رنگِ محمود و ایاز
تجھ سے جو حسنِ عقیدت دل کو ہے بندہ نواز   ہم اسی نسبت سے کہتے ہیں بصد عجز و نیاز

زندہ باد اے میرزا محمود احمدؐ زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

(ماخوذ)

أعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

خُدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھُوالنَّاصِرُ

جماعت احمدیہ کی روحانی بلوغت کاملہ کا زمانہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ آج سے چالیس دیچاس، سال پہلے جس امر کا وہم وگمان بھی نہیں تھا۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے اسے پُورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ یہ مضمون اس قسم کا ہے کہ ایک احمدی اسے بیان کرتے وقت آسانی سے اپنے جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتا اور اس کے ساتھ ذکر حبیبؐ ایسا وابستہ ہے کہ محبت کے جذبات اطناب و طوالت کی طرف خود بخود لے جاتے ہیں

۱۸۹۰ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ۱۹۳۰ء کے آخر میں پورے چالیس (اور ۱۹۳۹ء کے آخر میں پورے پچاس) سال اس دعویٰ پر گذر گئے۔ گویا سلسلہ احمدیہ نے اپنی بلوغت کو پالیا۔ لوگ کہتے تھے۔ اس بچہ کو ہم پیدا ہی نہیں ہونے دیں گے۔ پھر لوگ کہتے تھے۔ اگر یہ پیدا بھی ہوگیا۔ تو ہم اس کا گلا گھونٹ دینگے۔ جیسے فرعون نے کہا تھا۔ کہ بنی اسرائیل کے بچوں کا گلا گھونٹ دو۔ مگر یہ دوسرا درجہ تھا۔ ان کی پہلی کوشش یہ تھی۔ کہ یہ بچہ پیدا ہی نہ ہو۔ اور یہ حمل جو رُوحانی حمل ہے۔ گر جائے۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام میں اشارہ ہے۔ کہ یُریدون ان یروا طمثك واللہ یرید ان یریك انعامہ۔ الانعامات المتواتر انت منّی بمنزلۃ اولادی۔ یعنی لوگ تیرا حیض دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ تجھے انعامات دکھلائے گا۔ جو متواتر ہوں گے۔ اور تجھ میں حیض نہیں۔ بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے، ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے معنے یہ تھے۔ کہ جس طرح حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا۔ اسی طرح دنیا میں اب ایک رُوحانی بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ مگر لوگ چاہتے ہیں۔ وہ رُوحانی حمل گر جائے۔ اور پھر دنیا میں حیض ہی حیض پھیل جائے۔ مگر فرمایا۔ ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ رُوحانیت کے نشوز اور نشور کا جو بچہ ہے۔ ہم اسے قائم رکھیں گے۔ اور اپنے وقت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے دنیا میں پیدا کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس رُوحانی حمل سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ دنیا نے پھر چاہا کہ اس بچہ کو فنا کردے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام میں بتایا گیا کہ آپ کے کئی دشمن فرعون ہیں۔ اور فرعون کی یہی کوشش تھی کہ بنی اسرائیل کے بچّوں کو فنا کردے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان کوششوں میں ان لوگوں کو ناکام رکھا۔ پس مخالفین کی پہلی کوشش تو یہ تھی۔ کہ اس بچہ کی ولادت ہی نہ ہو۔ مگر جب اس کوشش میں انہیں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اور وہ بچہ پیدا ہو کر طفل بن گیا۔ تو اس وقت چاہا کہ اسے ہلاک کردیں اور اس کا گلا گھونٹ دیں۔ مگر خدا نے بتایا تھا۔ یہ بچہ جوانی کو پہنچیگا۔ اور بچپن میں نہیں مارا جائے گا۔ چنانچہ وہ زمانہ آیا۔ جب طفولیت سے نکل کر سلسلہ نے جوانی کی طرف اپنا قدم بڑھایا۔ اس وقت بھی اس کے دشمن دنیا میں موجود تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے وہی سامان کیا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق کیا تھا۔ یعنی وہ ہاتھ جو شیطان کی طرف سے اُٹھ کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ اسکی بجائے خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے ہاتھ اٹھایا۔ اور اس ذریعہ سے انہیں ہلاکت سے بچالیا۔ خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ پیشگوئی تھی کہ حضرت اسمٰعیلؑ کے مقابلہ میں ان کے بھائیوں کی تلوار ہمیشہ اٹھی رہیگی۔ پس اس ابتلاء سے بچانے کے لئے خدا تعالےٰ نے یہ راہ نکالی۔ کہ خود اپنے ہاتھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ آئے۔ یہ وُہ قربانی تھی۔ جس نے اسمٰعیلی نخل کو ہلاکت سے بچالیا۔ ہماری جماعت کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں دوحۃ اسمٰعیل کہکر پکارا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ یہ بھی اسمٰعیلی سلسلہ ہے۔ اور اسکے ساتھ بھی دشمنوں کا اسی طرح سلوک ہوگا جس طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیساتھ اس کے بھائیوں کا تھا۔ مگر جس طرح حضرت اسمٰعیل کو خود ابتلاء میں ڈال کر خدا نے دشمنوں کے ابتلاؤں سے بچالیا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو خود ہی ابتلاؤں میں ڈال کر ہلاکت اور دوسروں کے حملوں سے محفوظ کرلیگا۔ پس خدا تعالےٰ نے جس طرح حمل کے وقت میں پھر رضاعت اور طفولیت کے ایام میں دشمنوں کے حملوں سے ہماری جماعت کو محفوظ رکھا۔ اسی طرح جب جماعت اپنی جوانی کو پہنچی اور دشمنوں کی تلوار نے اسے ہلاک کرنا چاہا۔ تو اسوقت بھی خدا نے اس کی حفاظت فرمائی۔ اور دشمنوں کو ناکام رکھا۔ پھر وہ وقت آیا جب جماعت احمدیہ اپنے کمال کو پہنچی۔ اور ان ابتلاؤں میں سے گذری جو اسکے لئے مقدر تھے۔ چنانچہ پہلے وہ ابتلا آیا جسے مسیحیت کا ابتلاء کہنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ نے آپکو بتایا تھا۔ کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ مگر وہ مسیح نہیں۔ جو صلیب پر لٹکایا جائے۔ بلکہ وہ جو اسلئے آیا ہے کہ صلیب کو توڑے اور دجّالی فتن کو پاش پاش کردے۔ اس میں خدا نے یہ پیشگوئی مخفی رکھی تھی۔ کہ جب جماعت اپنی ۳۳ سالہ عمر کو پہنچے گی۔ جو مسیح موسوی کی ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاص وقت کی عمر تھی۔ تو عیسائیت کی صلیب کو توڑ دیا جائے گا۔ یہ کام خدا نے میرے سپرد کیا۔ کیونکہ پورے ۳۳ سال بعد جب وہ زمانہ آیا۔ جو صلیبی فتن کو توڑ دینے والا تھا۔ تو اس زمانہ میں خلافت کے مقام پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہوا تھا۔ اور میرے ذریعہ سے خدا تعالیٰ اسلام کی مدد کر رہا تھا۔ پھر جماعت کی رُوحانی بلوغت کاملہ کا زمانہ بھی میرے ہی زمانۂ خلافت میں آیا۔ گویا جس طرح مسیحیت کا زمانہ میری خلافت میں آیا اسی طرح بلوغت کاملہ یعنی اشدہ کے پہنچنے کا زمانہ بھی خدا نے میرے ساتھ وابستہ کر دیا۔ پس آج ہماری جماعت جتنا بھی خوش ہو۔ اس کا حق ہے۔ اور جسقدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے کم ہے۔

آج سے چالیس (پچاس) سال پہلے ہماری جماعت کی کیا حالت تھی۔ اس کا وُہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے وہ زمانہ دیکھا جسوقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ اسوقت مَیں بچہ تھا۔ دو پونے دو سال کی عمر ہو گی۔ پس اس وقت کے حالات تو مَیں بتا نہیں سکتا۔ مگر چھ سال کی عمر سے مَیں سلسلہ کے حالات دیکھتا آرہا ہوں۔ اور آتھم کے وقت سے مَیں سلسلہ کی حالت جانتا ہوں۔ بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے کے حالات جب میری عمر پانچ سال یا ساڑھے پانچ سال کی تھی۔ اسوقت کے مجھے بعض واقعات یاد ہیں۔ دشمنوں کی شرارتیں یاد ہیں۔ اُن کے منصوبے یاد ہیں۔ ان کی وہ کوششیں یاد ہیں جو ہمارے خلاف شب و روز کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ کے تمام واقعات میرے ذہن میں اسوقت تک ایسی صورت میں جمع ہیں جس طرح غبار کے پیچھے سے کوئی چیز نظر آتی ہو۔ مجھے وہ زمانہ خوب یاد ہے۔ جب ہمیں اپنے گھروں سے نکلنے نہیں دیا جاتا تھا۔ کیونکہ خطرہ تھا کہ دشمن کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں۔ اس زمانہ میں ہمیں گھروں میں یُوں بند رکھا جاتا۔ جیسے کہتے ہیں پُرانے زمانوں میں بعضوں کو بھورے میں سالہا سال تک رکھا جاتا تھا۔ ہمیں نہایت سختی سے کہا جاتا۔ کہ کہیں سے کھانے پینے کی کوئی چیز نہ لینا۔ مبادا اس میں کسی دشمن کی شرارت ہو۔ پھر ایک یہ زمانہ آیا کہ ہم دیکھتے ہیں۔ مختلف مقامات میں احمدیت ایسی غالب ہو گئی ہے۔ کہ لوگ اس کے مقابلہ سے عاجز ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اس درخت کا کاٹنا ناممکن ہے۔ لیکن باوجود احمدیت کی اس عظیم الشان ترقی کے ایک بات ہے جو ہمیں مدنظر رکھنی چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ جہاں چالیس (پچاس) سال گذرنے پر بلغ اشدہٗ کی خوشخبری حاصل ہوتی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سُنّت ہے۔ کہ ایسے زمانہ میں ابتلا بھی زیادہ پیدا کیا کرتا ہے۔ ہمارے سلسلہ کی زندگی کی مثال رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگیوں کی سی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان دونوں کی اُمتوں کو جو جو ابتلاء پیش آئے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ مگر جو ابتلاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو پیش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئے۔ وہ حضرت مسیح ناصری کو بھی نہیں پیش آئے۔ حضرت مسیحؑ کو بھی تکلیف پہنچی مگر وہ عارضی تکلیف تھی، جسے خدا تعالیٰ نے جلد ہی راحت سے بدل دیا۔ صرف چند گھنٹوں کی تکلیف تھی۔ جو حضرت مسیح ناصری کو پہنچی۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے انہیں وہاں سے بچا کر ایک نئے ملک میں جگہ دی۔ جہاں اُن کو آرام و آسائش سے رکھا۔ اس وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ مسیحیت کی تکلیف عارضی تھی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکالیف بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حضرت مسیحؑ کے واقعۂ صلیب سنکر ہم رقت محسوس کریں۔ مگر وہ روزانہ کی صلیب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوتی۔ وہ ایک دن کی صلیب سے لاکھوں گنے زیادہ تکلیف وہ تھی۔

پس جہاں چالیس (یا پچاس) سال پورے ہونے پر ہمیں خوشی ہے۔ کہ باوجود دشمنوں کی کوششوں کے خدا تعالیٰ نے سلسلہ کو زندہ رکھا۔ اور نہایت اعلیٰ مقام پر پہنچایا۔ لوگ چاہتے تھے کہ حمل گر جائے مگر حمل نہ گرا۔ پھر وہ چاہتے تھے۔ اس رُوحانی بچہ کو ہلاک کر دیں۔ مگر اس میں بھی انہیں کامیابی نہ ہُوئی۔ پھر وہ زمانہ بھی ہم نے دیکھا۔ جب مسیحیت کے زمانہ میں لوگوں نے پھانسی پر لٹکانا چاہا۔ مگر خائب و خاسر رہے۔ پھر وہ زمانہ بھی آگیا۔ جب موسوی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے ابتلاؤں سے ہمیں گذرنا پڑا۔ اب اگر ہم حقیقی طور پر مومن ہیں اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ تو ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اب نہ صرف بلوغت بلکہ بلوغتِ کاملہ کی زندگی ہمیں حاصل ہو۔

مَیں اللہ تعالےٰ کے حضور دُعا کرتا ہوں۔ کہ جیسا اُس نے حمل کے ایام میں ہماری حفاظت فرمائی۔ رضاعت اور طفولیت کے اوقات میں ہمارا پاسبان رہا۔ اور جوانی کے وقت بھی ہمیں اس نے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھا۔ وہ ہمارے کہل کا زمانہ اس سے بھی زیادہ بابرکت بنائے۔ اور بلغ اشدّہٗ کا زمانہ جو اس نے ہمیں عنایت فرمایا ہے اس میں وہ ہمارے سلسلہ کو اکنافِ عالم میں پھیلائے۔ اور ایسے اسباب پیدا فرماوے۔ جو ہماری جماعت کی بیش از پیش ترقیات کا موجب ہوں ؛

ضروری نوٹ:۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا مضمون ایک خطبہ جمعہ سے ماخوذ ہے۔ جو حضور نے ۵ رجون ۱۹۳۱ء کو پڑھا۔ اور جس میں حضور نے سلسلہ احمدیہ کی چالیس سالہ جوبلی منانے کی احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی۔ بریکٹ میں جو الفاظ درج کئے گئے ہیں۔ وہ ایڈیٹر کی طرف سے ہیں۔ حضور کے یہ کلمات طیبات اخبار الفضل مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۳۱ء میں شائع ہو چکے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جشنِ سیمیں کی مسرّت پر ہدیۂ تبریک

بحضور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

منجانب لجنہ اماءُ اللہ قادیان

اَے کریم و پارساؤ نیک دل نیکو صفات
اے امیرِ ملّتِ دُنیاؤ دیں رُوحِ حیات

اَے امیرِ امّتِ محمود محمُودِ امیر
اے بشیر الدین و دنیا نیک فطرت نیک ذات

تیری وہ ہستی کہ تیری ہستئ محمُود سے
جی اُٹھا مُردہ دل و مُردہ جگر قلبِ ممات

قادیاں دار الاماں، دار الاماں ہے بالیقیں
بالیقیں اس معبدِ ہستی نے دی عالم کو مات

بالیقیں تیری بزرگی منتہائے قوم ہے
بالیقیں ہونے لگی ہے بے ثباتی بے ثبات

بالیقیں تیرا ترانہ انبساط رُوح و دل
بالیقیں تیری حیاتِ کُل حیات کائنات

تُو ہے فخرِ ملّت و دیں وارثِ تختِ مسیحؑ
تُو ہے مصحف قوم کا آئینہ تیرے شش جہات

اِک نیا دورِ زماں ہے تیری تحریک جدید
جسکی گردش میں ہے موجِ نیل یا موجِ فرات

تیرا کیش احمدیت قوم کا سچّا وقار
جس نے توڑے سارے ہندوستان کے لات و منات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی الحقیقت تیری سلور جوبلی ہے رُوحِ قوم
تُو ہے عالی مشرب و عالی، ہمہ عالی صفات

فی الحقیقت وُہ کرامت ہے تری جلوہ گری
نُور سے بدلی ہجومِ شوق کی تاریک رات

جلوہ گر ہے تجھ میں کُل اصنام کا حُسنِ مطلع
اَب کہاں باقی رہا وُہ اشتیاقِ سومنات

فتح و نصرت کی گھڑی نے زعمِ دشمن کھو دیا
اَب کہاں باقی رہا وُہ سانحہ وُہ واردات

ہے وُہ تصویرِ دو عالم جس کا ثانی ہی نہیں
اَے امیرِ قوم تیری کائناتِ کائنات

صفحۂ قرطاس پر یہ یادگارِ جشن و جیش
تا ابد باقی رہے گی مثلِ تصویرِ حیات

لوحِ دل پر ہوگئیں وہ نقشِ ثانی کی طرح
تُو نے جو عالم میں چھوڑیں باقیاتِ صالحات

کیوں نہ لجنہ کیلئے سرمایۂ عزّت بنے
تیرے دورِ زندگی میں دورِ تعلیمِ بنات

کیا تری توصیف میں لجنہ ہو سرگرمِ رقم
خشک ہے نوکِ قلم اور خشک آثارِ دوات

تُو نے سنبل کو اسی غم میں پریشاں کر دیا
کیوں نہ ہو شیریں زبانی تیری اندازِ نبات

ایک لجنہ ہی نہیں ہے تر زباں تیرے لئے
بھر دیئے اخبار کے ایڈیٹروں نے کالمات

ہو مُبارک تجھکو سلور جوبلی کا سالِ عیش
یہ دُعا لجنہ کی ہے تیرے لئے اے گلصفات

ہو مُبارک تجھکو یہ اُمّید افزاء دن سدا
اے بشیر الدین محمودؔ احمدؔ اے نیکو صفات

ایسے ایسے لاکھ دن تجھکو دکھائے وہ علیم
ہوں مصفا عیش سے آئینہ ہائے شش جہات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثانیہ کا پچیس ۲۵ سالہ کامیاب دور

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

از قلم محترمہ حیات بیگم صاحبہ اہلیہ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری واعظِ مقامی قادیان

کیوں بہن! آج معمول سے زیادہ خوش نظر آرہی ہو اور تمہارا چہرہ خوشی سے چمک رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ آج کوئی خاص وجہ ہے؟ ہاں بہن! لاکھ لاکھ شکر ہے اس خدا کا جو اپنے فضل و رحم کے ساتھ ہر روز نئی سے نئی خوشیاں دکھا رہا ہے۔ اور مومنوں کا ہر منٹ ہر گھنٹہ ہر دن ہر ہفتہ ہر ماہ اور ہر سال مسرتوں سے پُر نظر آ رہا ہے اس دائمی اور رُوحانی خوش حالی کی وجہ سے آج مومنوں کے چہرے تر و تازہ اور خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دن مومنوں کے چہرے خوشی سے چمک رہے ہوں گے۔ ان نعمتوں کی وجہ سے جو انپر اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ان نعمتوں کی وارث بنی ہے۔ اور اپنے چہروں سے پہچانی جاتی ہے کئی دفعہ سُننے میں آیا ہے۔ کہ احمدی مرد اور عورتیں جھٹ پہچانے جاتے ہیں۔ دیکھو ایک دنیا دار اپنی عارضی دولت کی وجہ سے کس قدر خوش ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ دولت اس کے پاس بے سُود ہے۔ اور جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اور احمدیت خُدا کا لگایا ہُوا پودا ہے۔ اور اس کے ذریعہ ہم پر وہ انعام و اکرام نازل ہو رہے ہیں۔ جن کو حاصل کر کے ہمیں رُوحانی و ابدی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ آج ہم جتنا بھی ان نعمتوں کا شکر ادا کریں، کم ہے۔ ہماری ہستی ہی کیا ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کے اس قدر انعام و اکرام کا شکریہ ادا کر سکیں۔ چھوٹا مُنہ بڑی بات والا معاملہ ہوگا۔ اور اگر شکر ادا نہ کریں۔ تو کفرانِ نعمت ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ کہ اگر تم میری پہلی نعمتوں کا شکر ادا کرو گے۔ تو مَیں تم پر مزید انعام نازل کرونگا۔ دُوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ کہ اے مومنو! ہر حالت میں اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو۔ اور دُوسروں کو بھی یاد دلاتے رہا کرو۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہر وقت اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہیں۔ مگر کچھ خاص مواقع بھی شکریہ ادا کرنے کے ہوتے ہیں جیسا کہ اسوقت ہمارے پیارے امام و رہنما کی "خلافت جوبلی" کا موقع ہے۔ کہتے ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کس سُرعت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کر رہا اور کیسے اعلیٰ سے اعلیٰ پھل لا رہا ہے۔ اس حیرت انگیز ترقی کو دیکھ کر دُنیا حیران ہے۔ مگر جانتی ہو۔ یہ سب کچھ کس کی طفیل ہے؟ یہ اس عظیم الشان نبی کی طفیل ہے جس کے لوگ تیرہ سو سال سے منتظر تھے۔ آج سے پچاس سال قبل وہ خدا کا پیارا اور عظیم الشان نبیؑ ہم میں موجود تھا۔ جس نے ہمارے پیارے آقا سیدنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے نبوّت کا درجہ پایا۔ لاکھوں لاکھ سلام ہوں آپ پر اور آپکے مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ آپ فرماتے ہیں۔

ع ۔ "وُہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے"

آپ عین ضرورت کے وقت دنیا میں مبعوث ہوئے۔ چنانچہ خود بھی فرماتے ہیں۔ ع

"مَیں وُہ پانی ہُوں جو اُترا آسماں سے وقت پر"

آپ نے ہی دین اسلام کو ثریا سے دوبارہ واپس لاکر دنیا کے سامنے حقیقی معنوں میں پیش کیا۔ آپ ایک نور تھے جو شمعِ ہدایت لے کر دُنیا میں ظاہر ہوُئے۔ اور بارانِ رحمت تھے زمانہ کے لئے۔ آپ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیاد رکھی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کا پیغام دنیا کو پہنچایا۔ مگر افسوس ایک دنیا مقابل پر کھڑی ہوگئی۔ جیساکہ قدیم سے سُنّت چلی آ رہی ہے کہ خدا تعالےٰ کے رسُولوں کی زبردست مخالفت کی جاتی ہے۔ ایسا ہی ضروری تھا کہ آپ کی بھی مخالفت کی جاتی۔ جتنا بدبخت مُلّانوں نے شور مچایا۔ اُتنا ہی آپ کا چرچا ہوتے لگا۔ جو سعید رُوحیں رُوحانی پانی کی پیاسی تھیں۔ اور حق کی تلاش کیلئے تڑپ رہی تھیں۔ وہ آپ کی آواز پر لبیک کہنے لگیں۔ اور آپکے حلقہ بگوش ہوکر یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا ثبوت دینے لگیں لیکن بدبخت رُوحیں آپ کا مقابلہ کرتی رہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ خدا تعالیٰ کے پیاروں کا مقابلہ کوئی آسان بات نہیں۔ خدا کے رسُول مضبوط چٹان کی طرح ہوتے ہیں۔ جو اُن پر گرتا ہے۔ وہ بھی چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ اور جس پر وہ گرتے ہیں اس کو بھی پیس ڈالتے ہیں۔ چنانچہ دنیا گواہ ہے کہ جو بھی آپکے مقابل پر آیا۔ وہ خود ذلیل وخوار ہوکر "ہاویہ" میں گرا۔ آج ان کا کوئی نام تو بتائے۔ خدا کے وعدے پورے ہوکر ہی رہیں گے۔ آپ کے سینکڑوں نشان پُورے ہوُئے اور ہو رہے ہیں۔ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے۔ پھیلے گا اور پھُولے گا۔ جیساکہ اس کا وعدہ ہے "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پھر فرمایا۔ کہ "دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خُدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچّائی ظاہر کر دے گا" اے آنکھوں والو! اِس سے عبرت حاصل کرو۔ خدا اپنے پیاروں کی حفاظت کا خود ذمہ وار ہوتا ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ دیکھو کس کا آج غلبہ ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جنہوں نے آپ کو مانا۔ اور حد درجہ کے بدقسمت ہیں وہ جو اس شربت شیریں سے محروم رہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ے

"دُنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تُم اس کو یارو، آبِ بقاء بھی ہے"

پس آپ اپنے وقت پر دُنیا میں آئے۔ اور اپنا کام کرکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واپس چلے گئے۔ اب یہ سلسلہ آپ کے خلفاء کے ذریعہ کمال تک پہنچیگا۔ آپ کے بعد خلافت اُولیٰ کا زمانہ آیا۔ آپؓ اپنے وقت کے عظیم الشان خلیفہ تھے۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ نورالدینؓ میرے قدم بقدم اسی طرح چلتا ہے۔ جس طرح نبض حرکتِ قلب کی اتباع کرتی ہے۔ آپؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا درجہ پایا۔ آپؓ اپنے وقت کے شاہی حکیم بھی تھے۔ آپؓ نے چھ سال تک خلافت کی۔ آپؓ کے بعد خلافت ثانیہ کا دور آیا۔ یہ خدا تعالیٰ کی قدیم سے سُنّت چلی آرہی ہے کہ وہ اپنے نبیوں کے بعد ضرور ان کے جانشین مقرر فرماتا ہے۔ لیکن ہمارے لئے مزید فخر کی بات یہ ہے کہ ہمارے موجودہ امام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نہ صرف خلیفہ ہیں بلکہ موعود خلیفہ ہیں۔ کیونکہ آپ کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے فرمایا۔ "وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دِل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مظہر الاوّل والآخر۔ مظہر الحق والعلیٰ۔ کأنّ اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خُدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب وہ اپنے نفسی نقطۂ آسمان کیطرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔"

دیکھو! خدا کی اس وحی میں کیسے زوردار الفاظ میں پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ تمام باتیں آپ پر چسپاں ہوتی ہیں۔ اسکا ایک ایک لفظ آپکے ذریعہ پُورا ہو رہا ہے۔ اور جنکو اللہ تعالےٰ نے بصیرت دی ہے۔ وہ ان کو پُورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آپ گیارہ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ اور چودہ مارچ ۱۹۱۴ء کو تختِ خلافت پر جلوہ فگن ہوئے۔ اسوقت چند کوتہ اندیش لوگوں نے اس رُوحانی تاجِ خلافت سے آپ کو محروم کرنا چاہا۔ اور ایڑی سے چوٹی تک زور لگایا۔ آخر جب خدائی ارادے کے آگے کوئی پیش نہ جاسکی۔ تو قادیان کو چھوڑ کر چلے گئے۔ پہلے قادیان ایک گمنام بستی تھی۔ جسے کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ وہ ہے کدھر۔ مگر دیکھو۔ آج قادیان کا کسقدر شہرہ ہے۔ خدا نے پیارے مسیح کی خاطر اس گمنام بستی کو یہ عزت دی۔ کہ ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اور قادیان کی یہ ترقی زیادہ تر خلافت ثانیہ کے عہد میں ہی ہوئی ؛

غرض آپ وہ عظیم الشان موعود خلیفہ ہیں جنہیں خداتعالیٰ نے بشارتوں سے خلافت کا تاج پہنایا۔ آپ فضل عمر بھی ہیں اور مصلح موعود بھی۔ آپ کے عہد مبارک میں اسیروں کی رستگاری بھی ہوئی۔ جبکہ مظلوم و بیکس کشمیریوں کی ناؤ بھنور میں پھنسی ہوئی کنارے لگائی۔ پھر آپ نے فتنہ ارتداد کا سدّباب کیا جو اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا تھا۔ جس کا اصل مقصد یہ تھا کہ اسلام کو دنیا سے مٹا دیا جائے۔ اس وقت ملکانوں کے اندر تبلیغ اسلام کے فرائض جس خوش اسلوبی سے آپ نے سرانجام دیئے۔ وہ آج دنیا سے پوشیدہ نہیں ؛

اسی طرح میرے پیارے و مقدس آقا نے تثلیث کے گھر میں توحید کا جھنڈا گاڑا۔ اور مسجد فضل لنڈن کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی جس کی برکت سے آج سرزمین یورپ میں پانچوں وقت نعرہ ہائے اللہ اکبر بلند ہو رہے ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ ہی ہندوستان و بیرونی ممالک میں سینکڑوں جماعتیں قائم ہوئیں۔ اور تمام جماعتوں کا انتظام نہایت پختگی سے آپ کے ذریعہ ہوا۔ جیسے ہر جماعت میں امارت کا انتظام، نظارتوں کے قائم کرنے کا انتظام، اخباروں اور رسالوں کا انتظام۔ مجلس مشاورت کے قیام کا انتظام۔ لجنات اماء اللہ کے قیام کا انتظام۔ اور تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کی اقتصادی زندگی کو بہتر بنانے اور سلسلہ کے لئے ایک مستقل فنڈ قائم کرنے کا

انتظام۔ غرض خلافت ثانیہ رُوحانی و جسمانی رکنوں کی کان ہے جس کی شان و شوکت اور جلالی رعب کے آگے دنیا کی زبردست طاقتیں ہیچ ہیں۔ یہ خدا کی نعمتوں کا ایک خزانہ ہے جو اُس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں عطا فرمایا ہے ہمارا رحیم و کریم اور حلیم آقا! جو دن رات ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔ اور درد دل سے جماعت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے دُعائیں کرنے والا ہے۔ جب ہم سو رہے ہوتے ہیں۔ تو وہ ہماری بہبودی کے لئے جاگ رہا ہوتا ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں:۔ ؎

میری کمر کو قوم کے غم نے دیا ہے توڑ
کس ابتلاء میں ہائے ہوا مبتلا رہوں میں
دل میرا ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہے خدا گواہ
غم دُور کرنے کیلئے گو ہنس رہا ہوں میں
مرگِ پسر پہ بیٹھتی ہے جیسے ماں کوئی
حالت پہ اپنی قوم کی یوں بیٹھتا ہوں میں

پس نادان ہے وُہ جو کہتا ہے کہ آپ کو خلافت حاصل کرنیکا شوق تھا۔ وہ جانتے نہیں کہ جو خدا کے پیارے ہوتے ہیں انکو خدا خود چُنتا ہے۔ پس آج ہمیں فخر اور ناز ہے اس بات پر کہ ہم نے خدا کے فضل سے ایسے عظیم الشان خلیفہ کا زمانہ پایا۔ جو مادر مہربان سے زیادہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ ہم بچوں کی طرح بار بار گرتے ہیں۔ مگر وہ اُٹھاتا ہے سُبحان اللہ کیسا پیارا و مقدس ہے ہمارا آقا۔ جس کی تعریف میں فرشتے بھی گیت گا رہے ہیں۔ اور کیسے خوشیوں سے لبریز ہیں ہمارے لئے یہ مبارک ایام۔ جن کو آئندہ آنیوالی نسلیں فخر سے یاد کریں گی۔ دیکھو آج سیدنا حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام وصحابیات کو کیسی عزت و فخر سے یاد کیا جاتا ہے ۔ کہ احمدیہ جھنڈے کے لئے صرف صحابیات نے سُوت کاتا اور صحابہ کرام نے اس سے کپڑا تیار کیا ۔

جب خلافت جوبلی کے موقع پر منارۃ المسیح چراغاں کی روشنی سے چمک رہا ہوگا ۔ اُس وقت چاند بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہوگا ۔ اور چودھویں رات کی چاندنی سے قصرِ خلافت جگمگا رہا ہوگا ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے اندر سے رُوحانی شعاعیں نکل نکل کر ایک عالم کو منور کر دیں گی ۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ۔ ؎

"بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا"

چنانچہ اس مبارک موقع پر ہر طرف روشنی ہی روشنی نظر آئے گی ۔ آسمان پر بھی اور زمین پر بھی ۔ یہ ہے وُہ خدا کی نعمت جس سے ہماری جانیں وابستہ ہیں ۔

اَے خُدا ، اَے ہمارے پیارے خُدا تُو اپنے فضل و کرم سے ہمارے آقا کی عمر میں برکت عطا فرما ۔ اور اسے ہمارے سروں پر عرصۂ دراز تک قائم رکھ ۔ آمین ثم آمین

باغِ احمد کا پھول

نہیں آج شیطاں کو جائے مفر
چلا کُفر کی بیخ پر اب تبر
جریِّ خُدا ہے نبرد آزما
مقدّر ہے اب جلد فتح و ظفر
ہے محمُود اپنا امام زماں
مسیحا کا موعود مصلح پسر
پیامِ اجل بہرِ شیطاں ہے وُہ
کہا حق نے اُس کو ہے فضلِ عُمر
ہیں کس باغ میں باغِ احمد سے پھُول
ہیں کس شاخ میں ایسے میٹھے ثمر
یہ موتی بتاؤ ہیں کس بحر میں
ہیں کس آسماں پر یہ شمس و قمر
بشارت سے ہے دی حق نے جسکی ہے یہ
مسیحِ زماں کا ہے نُورِ نظر
ملے دو جہاں میں ہمیں اس کا ساتھ
دُعا ہے مری بس یہ شام و سحر

(مرسلہ ۔ امۃ الحفیظ بٹالوی از نوابشاہ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا محمود

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

خُدا نے بخشی ہے خلعت تجھے خلافت کی
قبا ازل سے عنایت ہوئی سیادت کی
دُعا ہے شاہِ حسنِ نظامِ ملّت کی
"ترا اُٹھان ترقی کرے قیامت کی
ترا شباب بڑھے عمر جاوداں کی طرح"

کُھلی زمانے پہ جس دم فضیلتِ محمود
نگاہِ شوق سے پُوچھو صباحتِ محمود
خُدا نے رکھ دیا جب نام آپ کا "محمود"
جو مجرمین نے دیکھی سیاستِ محمود
جو دوستوں سے سنو گے عدالتِ محمود
بنا دیا تھا خُدا نے کہ وُہ تو "یوسف" ہے
مخالفت کو جو اُٹھا۔ دکھا دیا نیچا
یہ وعدہ مالکِ قدر و قضاء کا ہے سچا
خطاب مل گیا "ولیم دی کانکرر" اس کو
طلسمِ اہلِ بہا ٹوٹنا یقینی تھا
بگاڑ سکتے نہیں آپ کا عدو کچھ بھی
ہر ایک بات میں مذہب کی پیش پیش رہے
مَعارف اور حقائق کا اِک خزینہ ہے

بفضلِ حق ہوئی قائم خلافتِ محمود
تو سمعِ ذوق سے سُن لو فصاحتِ محمود
تو خود بُرا ہے۔ کرے جو مذمتِ محمود
تو مخلصین ہیں آگاہِ رافتِ محمود
تو دُشمنوں سے سلوکِ مروّتِ محمود
کہ تا نہ ہو سکے انکارِ عصمتِ محمود
کہ چاہتا ہے خُداوند رفعتِ محمود
رہے گی کفر پہ غالب جماعتِ محمود
کہ اہلِ غرب پہ کُھل جائے عظمتِ محمود
کہ بُت شکن ہے ہمیشہ سے سطوتِ محمود
فرشتے کرتے ہیں ہر دم حفاظتِ محمود
یہی ہے پختہ دلیلِ امامتِ محمود
جو ہے نشانِ منیرِ صداقتِ محمود

بصد خلوص دعا ہے یہ عاجزِ اکمل کی
کرے ترقیِ جاوید۔ دولتِ محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثانیہ کے بابرکت عہد میں قادیان کی عظیم الشان ترقی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں جس طرح اور بیسیوں پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری ہوئیں۔ اسی طرح قادیان کی ترقی کی عظیم الشان بشارت کا نظارہ آپ ہی کے عہد خلافت میں پوری شان سے دکھائی دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ یہ ایک بہت بڑا شہر ہو جائے گا۔ اور اس کی آبادی شرقاً غرباً پھیلتے ہوئے بہت دُور تک پہنچ جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اور خلافتِ ثانیہ کے مبارک عہد میں ہم اس پیشگوئی کو پُورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

آپ نے قادیان کی علمی ترقی کو بہت فروغ دیا۔ چنانچہ اب یہاں کی اکثریت علم سے بہرہ ور نظر آتی ہے۔ خصوصاً قادیان کی لڑکیوں کی تعلیم آپ ہی کی کوششوں کی مرہونِ منت ہے۔ آپ کی خلافت سے قبل لڑکیوں کی تعلیم کا کوئی خاص بند و بست نہ تھا اور نہ ہی ان کا کوئی مستقل سکول تھا۔ تعلیم پرائمری سے کم تھی۔ لیکن آپ نے لڑکیوں کی طرف خاص توجہ دی۔ سب سے اول پرائمری تک لڑکیاں پڑھتی رہیں۔ اس کے بعد مڈل سکول بنا۔ پھر میٹرک تک نوبت پہنچی۔ اور آج قادیان کی بعض لڑکیاں بی۔ اے کی ڈگری بھی حاصل کر چکی ہیں۔ علاوہ اس کے یہاں کی کئی لڑکیوں اور عورتوں نے مولوی، ادیب اور ادیب عالم کا امتحان بھی پاس کیا۔ پھر آپ نے لڑکیوں کی دینی تعلیم کی طرف خاص توجہ مبذول کی۔ اور دینیات کلاسز کا اجراء فرمایا۔ جہاں لڑکیوں کو خالص اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ مغربی تعلیم کے بداثرات سے محفوظ رہیں۔ پھر زمانہ حال میں مبلغین کی جو تعداد نظر آتی ہے۔ اس کا کثیر حصہ بھی خلافتِ ثانیہ میں ہی میدان عمل میں نکلا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اَن پڑھوں کو تعلیم دینے کے متعلق بھی احباب جماعت کو پُرزور توجہ دلائی۔ جس کے ماتحت خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے اَن پڑھ مردوں اور عورتوں کو پڑھانا شروع کیا۔ جس سے کئی ناخواندہ مرد و عورت مستفیض ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ قادیان کی علمی ترقی کا اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسوقت یہاں سے نَو ۹ اخبار نکلتے ہیں۔ جن میں سے ایک روزانہ اخبار ہے۔ پھر خلافت ثانیہ میں قادیان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے کئی نئے ایڈیشن شائع ہوئے۔

آپ کے عہد مبارک میں ہی آبادی قادیان سے باہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah